سوال

(401)زمین رہن رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے بکر سے ایک قطعہ زمین رہن لیا اور اراضی رہن کی مالگزاری مرتہن (زید) ادا کرتا ہے اور تاادائے روپیہ کے اس رہن داری میں شرط ہے کہ اس رہن کی پیداوار، زیدلپنے مصرف میں لائے تو ایسی حالت میں شرعاً بہ قرآن وحدیث اس زمین کی فصل کھانا زید کو جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسی حالت میں زید کو اس زمین کی فصل (پیداوار) میں سے بقدر مال گزاری (جس قدر زید کو اُس میں مال گزاری ادا کرنی پڑتی ہے) کھانا جائز ہے اور اس قدر سے زائد زید کو کھانا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس قدر سے زائد پر ربا کی تعریف صادق آتی ہے۔

"کمافی حدیث ابی سعید من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم (فَمَنْ زَادَأَواِزْدَادَفَقَدْأَرْبَی)[1] (رواہ احمد و مسلم المنتقی باب مایجری فیہ من الربا)

''جس طرح ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: جو زیادہ دے یا زیادہ لے تو اس نے سود کا لین دین کیا''

اور ربا حرام ہے:

وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ... ٢٧٥ سورة البقرة

''اللہ نے بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا''

"قولہ صلی اللہ علیہ وسلم: درہم ربا یأکلہ الرجل وہو یعلم، أشد من ست وثلاثین زنیة "[2](المنتقی باب التشدید فیہ)

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: جو شخص جانتے ہوئے ایک درہم سود کھاتا ہے تو یہ چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سنگین ہے''

---

[1]۔ مسند أحمد (٦٦/٣) صحیح مسلم، رقم الحدیث (١٥٨٤)

[2]۔ مسند أحمد (۵/۲۲۵) السلسلة الصحیحة، رقم الحدیث (۱۰۳۳)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب البیوع، صفحہ:616

محدث فتویٰ